بقرعید

بقرعید کا دن تھا۔ حسین کی والدہ کو اچانک اطلاع ملی کہ اس کی شادی شدہ لڑکی بیمار ہے۔اس لئے عید منانے کے بعد دوسرے ہی روز وہ گاڑی پر سوار ہو کر اپنی لڑکی سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی ۔ گاڑی کے جس ڈبے میں وہ بیٹھی تھی اس میں ایک عیسائی خاتون بھی تھی۔ جس کے ساتھ اس کا چھوٹا سا لڑکا داؤد بھی تھا۔ حسین کی والدہ نے اسے اپنی پریشانی سنائی اور وہ دونوں سہیلیاں بن گئیں۔

حسین کی والدہ : کل بقرعید تھی جس کی باعث خبر ملنے پر بھی روانہ نہیں ہو سکی۔ کیا آپ عیسائی لوگ بھی اسے مناتے ہیں؟

داؤد کی والدہ : ہم جانوروں کی قربانیاں نہیں دیتے۔آپ لوگ کیوں دیتے ہیں؟

حسین کی والدہ : اس کا قرآن مجید میں حکم ہے ۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گائے کی قربانی نہیں دی تھی؟ اور کیا ہمارے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ کرام نے اونٹوں ، گائیوں اور بکروں کی قربانی نہیں دی تھی۔ قربانی ہمارے دین کا جزو ہے۔ ہر بقرعید کے موقع پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں ہم قربانیاں دیتے ہیں۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے؟"

داؤد کی والدہ : " جی ہاں ! معلوم ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ بھی جانتی ہیں۔ یہ کتنا عجیب قصہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کتنا بڑا ایمان تھا ؟ وہ پروردگار کے حضور اپنے پیارے بیٹے کی بیش بہا قربانی دینے پر بھی رضامند ہو گئے ۔ میں اپنے لڑکے داؤد کو یہ قصہ اکثر سناتی رہتی ہوں ۔ لیکن اسے یہ نہیں سکھاتی کہ اس یاد میں جانوروں کی قربانی کی جائے ۔ میں اس سے کہتی ہوں کہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے باری تعالیٰ پر ایمان رکھے اوراس کا فرمانبردار ہو۔ اگر پروردگارِ عالم اس کے سپرد کوئی مشکل کام بھی کرے تواسے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

حسین کی والدہ : " کیا عیسائی لوگ جانوروں کی قربانی نہیں کرتے؟"

داؤد کی والدہ : جی ہاں ! بنی اسرائیل اور ان کے انبیاء ، حضرت نوح ، حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد ، حضرت الیاس وغیرہ وغیرہ جانوروں کی قربانیاں دیا کرتے تھے۔ توریت شریف میں ان کے متعلق احکام ہیں۔ مگر ان تمام قربانیوں کا اشارہ آنے والے سیدنا مسیح کی طرف تھا جسے جہان کے گناہوں کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں نے حضرت یسعیاہ کے صحیفہ میں آنے والے مسیح اور اس کی قربانی کے متعلق کچھ حفظ کیا تھی نبی نے جو کچھ فرمایا آپ اسے بائبل شریف میں پڑھ سکتی ہیں۔"

" اس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا پر ہم نے اسے پروردگار کا مارا اور کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بد کرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں ۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر پروردگار نے ہم سب کی بد کرداری اس پر لادی ۔"

" وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا جس طرح برہ (مینڈھے کا بچہ) جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا وہ ظلم کرکے اور فتویٰ لگا کر اسے لے گئے پر اس کے زمانہ کے لوگوں میں سے کس نے خیال کیا وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا ؟ میرے لوگوں کی خطاؤں کے سبب سے اس پر مار پڑی۔ اس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وہ اپنی موت میں دولت مندوں کے ساتھ ہوا حالانکہ اس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا اور اس کے منہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔" (بائبل شریف صحیفہ حضرت یسعیاہ رکوع 53 آیت 4تا9)۔

"لوگ واقعی سمجھتے تھے کہ سیدنا مسیح کو قتل کرکے خدا کی خدمت کررہے تھے۔ مگروہ خدا تعالیٰ کا برہ (بینڈھے کا بچہ) تھاجو ہمارے گناہوں کو اٹھانے کے لئے مرے۔ اب چونکہ سیدنا عیسیٰ مسیح جسے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کہتے ہیں پروردگار کے کلام اور انبیاء کرام کی پیشن گوئیوں کے مطابق ہمارے گناہوں کی خاطر قربان ہوئے اس لئے خدا تعالیٰ کا کلام ہم سے کہتاہے کہ اب ہماری جانب سے جانوروں کی قربانیوں کی ضرورت نہیں ۔ تمام پچھلی قربانیوں کا اشارہ اسی بڑی حقیقت کی طرف تھا۔ جس کی اطاعت میں اب ہم کو پروردگار کے لئے اپنے نفس کی قربانی پیش کرنا چاہیے۔

حسین کی والدہ : آپ کے عقیدہ کے بارے میں مجھے نئی باتیں معلوم ہویں۔اس سے پہلے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ کچھ دن ہوئے ہمارے گاؤں میں ایک مولوی صاحب وعظ کرنے آئے تھے۔وہ بڑے ہی سنجیدہ اور اچھے آدمی تھے۔کہتے تھے صرف جانوروں کی قربانیاں ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں چاہیے کہ خود اپنی قربانی دیں۔"

داؤد کی والدہ : بہن۔یہی توانجیل شریف کی تعلیم ہے ہمارے پادری صاحب نے پچھلے اتوار انجیل شریف کی ایسی ہی ایک آیت پروعظ دیا تھا۔آیت کے الفاظ ابھی تک میرے ذہن میں تازہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں مرقوم ہے " اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کروجو زندہ اورپاک اور باری تعالیٰ کو پسندیدہ ہو۔" پادری صاحب نے فرمایا کہ باری تعالیٰ کو بیچارے جانوروں کی قربانی پسند نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کے حضور اپنے زندہ ، جسموں یعنی اپنے ہاتھوں اور پاؤں ۔ اپنی آنکھوں اور کانوں۔ اپنے ہونٹوں اور اپنے دلوں کو اس کی خدمت میں لگائیں۔ گائے اور بکری کی قربانی دینا توآسان ہے مگر پاک اور بے گناہ زندگی جوخدا کی پسندیدہ ہے بسر کرنا مشکل ہے۔

حسین کی والدہ : آپ بجا کہتی ہیں۔"

داؤد کی والدہ : انجیل شریف بتاتی ہے کہ دنیا کی پیدائش سے لے کر اب تک صرف ایک ہی ایسی ذات ہے جس نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی کامل زندگی اور روزمرہ کی کامل خدمت کی قربانی پیش کی ۔ اس عظیم المرتبت اور لاثانی شخصیت کا خدا تعالیٰ کی خدمت سے اتنا لگاؤ تھا کہ وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اطاعت خداوندی اور خدمت خلق خدا گویا ان کی روزمرہ کی روٹی تھی۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا: میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں۔" (انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنارکوع 4آیت 34)۔آپ انہیں عیسیٰ روح اللہ کے نام سے جانتی ہیں۔

حسین کی والدہ : "ہاں ! میں جانتی ہوں وہ بہت ہی رحم دل تھے۔ باری تعالیٰ نے انہیں معجزے کی قدرت عطا کی تھی۔ انہوں نے بیماروں کو شفا دی ۔ اندھوں کوآنکھیں دیں اور مردوں کازندہ کیا۔"

داؤد کی والدہ : " جی ہاں ! آپ کی تمام زندگی دوسروں کی خدمت میں بسر ہوئی۔آپ نے نہ صرف لوگوں کے جسموں کو تندرست کیا بلکہ ان کے دلوں کو بھی شفا دی۔ آپ نے بُرے لوگوں کو نیک بنایا اور گنہگاروں کو توبہ کی توفیق بخشی۔ اسی لئے توشیطان کوآپ سے نفرت تھی اور آپ سے ڈرتا تھا۔ شیطان نے آپ کے دشمنوں کو بھڑکایا کہ وہ آپ کو قتل کردیں۔ انہوں نے آپ کو مارا۔ آپ کے منہ پر تھوکا اور آپ کا مذاق اڑایا۔ آخر کار آپ کے ہاتھ پاؤں چھید کر کیلوں سے آپ کو صلیب پر جڑدیا۔ وہاں ناقابل بیان اذیت سے آپنے اپنی جان دے دی۔"

حسین کی والدہ : پھر اللہ وتبارک تعالیٰ نے ایسی خطرناک موت سے انہیں کیوں نہ بچایا ۔ کیا پروردگارِ عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کو نہیں بچایا تھا اور ان کے بجائے ایک مینڈھا نہیں دیا تھا؟

داؤد کی والدہ : خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنا دھن من حتیٰ کہ اپنی جان تک قربان کر دینا پروردگار کے نیک بندوں کے لئے خوبی کی بات ہے۔ پھر آپ تو کامل اطاعت اور کامل زندگی کے مظہر تھے۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام کو جو تعلیمات دیں ان کی روشنی میں یہ ضروری تھا کہ آپ صحابہ کرام کے لئے کامل نمونہ بن کر گناہ کے مقابلہ میں ہر کٹھن منزل پر ثابت قدم رہیں۔ وہ چاہتے تو اپنے دشمنوں کو فنا کر سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا کرنا پسند نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ کے دشمن گناہ کے زہریلے اثرات کی وجہ سے اپنا ضمیر اور اپنی نیک سمجھ کھو بیٹھے ہیں۔ آپ کو ان پر ترس آتا تھا۔ گو انہوں نے کیلوں سے آپ کے ہاتھ اور پاؤں چھید دیئے مگر آپ نے پروردگار سے دعا کی کہ وہ انہیں معاف فرمائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ آپ نے گنہگاروں کو بچانے کے لئے اپنی بے گناہ زندگی کی قربانی دی۔

حسین کی والدہ : " میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی۔ آپ کہتی ہیں وہ اوروں کو بچانا چاہتے تھے۔ بھلا وہ اوروں کو کیسے بچا سکتے تھے ؟"

داؤد کی والدہ : سیدنا عیسیٰ مسیح کی صلیبی موت کے اس پہلو کو سمجھنے میں شاید یہ مثال آپ کی مدد کرے حسین آپ کا بیٹا ہے ؟

حسین کی والدہ : ٹھیک ہے اور آپ جانیں مجھے اس سے بڑی محبت ہے یہ پروردگار کی بڑی نوازش ہے کہ اس نے مجھے بیٹے کی نعمت عطا کی۔ خیر سے وہ اب دس سال کا ہو گیا اور اسکول جاتا ہے۔ میرا بیٹا بڑا ہوشیار ہے۔"

داؤد کی والدہ : میرے لڑکے کی طرح آپ کا لڑکا بھی کبھی کبھی شرارت کرتا ہو گا؟"

حسین کی والدہ : " ماننے والی بات ہے۔ بعض اوقات تو یہ بہت ہی دق کرتا ہے اور کہنا نہیں مانتا۔ میں اتنی تنگ آجاتی ہوں کہ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں ؟"

داؤد کی والدہ : اللہ نہ کرے کہ ایسا ہو میں صرف مثال کے طور پر کہتی ہوں۔ فرض کیجئے کہ آپ کا لڑکا بڑا ہو کر کسی بینک کی چوری کرے اور روپیہ خرد برد کرے اور پولیس اسے گرفتار کر کے جیل بھیجوا دے۔"

حسین کی والدہ : اللہ نہ کرے ! ایسے منحوس تصور ہی سے میرا دل ٹوٹ رہا ہے۔ میرا بیٹا کتنا پیارا ہے۔"

داؤد کی والدہ : " مگر اس تصور سے آپ کا دل کیوں ٹوٹتا ہے ؟ اور کیوں افسوس ہوتا ہے ؟

حسین کی والدہ : کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ میرے بیٹے کے لئے ایسا فعل برا ہے۔ یہ انسانوں کے اور خدا تعالیٰ کے خلاف گناہ ہے میں اس سے محبت کرتی ہوں اسی لئے اس تصور ہی سے میرا دل دکھتا ہے۔"

داؤد کی والدہ : " آپ درست کہتی ہیں اب صرف اتنا اور فرض کیجئے کہ آپ کے اس امر پر رضامند ہونے سے کہ چرائی ہوئی ساری رقم آپ واپس کر دیں گی اور چوری کا ہرجانہ بھی ادا کر دیں گی تو آپ کے لڑکے کو رہائی مل جائے گی۔ ایسی صورت میں کیا آپ رضامند نہ ہوں گی؟

حسین کی والدہ : " کیوں نہیں؟ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ یہ بیٹا مجھے بہت ہی پیارا ہے اس کے لئے میں سب کچھ قربان کر دوں گی۔"

داؤد کی والدہ : ایسا کرنے میں شاید آپ کو اپنا سارا زیور یا جائیداد بھی فروخت کرنی پڑے۔ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ اس سے آپ کے لڑکے پر اثر نہیں ہو گا اور وہ اپنا گناہ محسوس کر کے اس پر افسوس نہیں کرے گا ؟"

حسین کی والدہ : " مجھے ایسی ہی توقع ہے کیونکہ وہ دیکھے گا کہ میری ماں نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا مجھے امید ہے کہ اس کے طور طریقے بدل جائیں گے۔ اور اس سے پھر ایسا فعل سرزد نہیں ہو گا۔

داؤد کی والدہ : " بالکل صحیح ہے۔ اب سوچیئے جب آپ کو اپنے بیٹے کا اتنا احساس ہے تو آپ یہ سمجھ سکتی ہیں کہ پروردگار کو ہمارا کتنا احساس نہ ہوگا اور ہمیں اس کا کیسا احساس ہونا چاہیے۔ دراصل ہمارا گناہ ہماری طرف سے پروردگار کی پاکیزگی اور اس کی ہم سے محبت کے خلاف جنگ ہے۔ وہ ہمیں پیدا کرتا ہے۔ ہمیں روزی دیتا ہے اور ہماری رہائش کے لئے مکان دیتا ہے۔ وہ اپنی پاک شریعت کی معرفت ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں کس قسم کی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ لیکن ہم اس کی شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ اب چونکہ وہ پاک ہے اس لئے اسے ہم پر اپنی پاکیزگی کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور یہ کہ جب ہم اس کی پاکیزگی کے خلاف گناہ کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ بتائیے ایسی صورت میں پروردگار کیا کرے گا؟"

حسین کی والدہ : " وہ ہم پر سخت عذاب نازل کرے گا اور کیا؟"

داؤد کی والدہ : "آپ بتائیے کہ اگر آپ کا لڑکا اس چوری کی سزا میں جیل میں ہو تو آپ کیا کریں گے؟ کیا آپ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گی کہ وہ اپنے کئے کا پھل پائے۔ کیا آپ اس سے لاپرواہ ہو کر اسے کہیں گی کہ وہ اس کا مستحق تھا۔ اس لئے اچھا ہوا؟"

حسین کی والدہ : جی نہیں میں نے آپ کو بتایا کہ مجھے اپنے بیٹے سے محبت ہے۔ اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا میں اسے بچانے کے لئے کروں گی۔ کیونکہ اس کے جیل میں رہنے سے میں خود ماں ہونے کے ناتے سے بہت دکھی ہوں گی۔

داؤد کی والدہ : " کیا پروردگار بھی ہمیں پیار نہیں کرتا؟ کیا وہ ہمیں ہمارے گناہوں سے آزاد کرنے کے لئے کوئی سبیل نہ نکالے گا؟ خاص کر اس امر کے پیش نظر کہ جب ہمیں معلوم ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے؟ کیا وہ ہمیں بدلنے کے لئے کوئی راستہ نہ نکالے گا؟"

حسین کی والدہ : " ہاں میرا خیال ہے کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے گا! "

داؤد کی والدہ : " اب ذرا یہ سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ پروردگار نے سیدنا عیسیٰ مسیح میں ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ تو آپ جانتی ہیں کہ پروردگار کے خلاف جو بھی گناہ ہم نے کئے ہیں ہم ان کا ہرجانہ نہیں دے سکتے۔ رہے ہمارے تھوڑے نیک اعمال وہ تو ہم پر فرض ہیں ہمیں تو ان پر عمل کرنا ہی چاہیے تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں رب العالمین ہی ہماری مدد کرسکتا ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی مددگار نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے دنیا میں سیدنا عیسیٰ مسیح کو بھیجا کہ آپ کی پاک اور بے عیب کامل زندگی اور کامل قربانی سے فائدہ اٹھائیں ۔ اسی لئے سیدنا عیسیٰ کو " خدا تعالیٰ کا برہ " جو ہمارے گناہ اٹھا لے کرجاتا ہے کہا گیا ہے۔ جب مجھے خیال آتا ہے کہ گناہ کے باعث سیدنا عیسیٰ مسیح کو اس قدر دکھ اٹھانا پڑا تو مجھے اپنے دل کے گناہوں سے نفرت ہوجاتی ہے۔ اور پروردگار سے منت کرتی ہوں کہ وہ مجھے معاف کرے اور اس طریقے سے بہن ! میں سیدنا عیسیٰ کے نام میں دعا کرتی ہوں اور وہ مجھے معاف کرکے اطمینان بخشتے ہیں۔

حسین کی والدہ : "آپ لوگ کہتے ہیں ، عیسیٰ روح اللہ وفات پا گئے حالانکہ ہم کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔

داؤد کی والدہ : " تواریخ اور انجیل شریف کے مطابق صلیب پر جمعہ کے دن آپ کی موت واقع ہوئی آپ دفن کئے گئے۔ اتوار کے روز آپ زندہ ہو کر شیطان، گناہ اور موت پر غالب آئے۔ آپ کا مردوں میں سے زندہ ہوجانا پروردگار کی طرف سے اس امر کی مرہ تصدیق ہے کہ آپ نے اپنی قربانی ہمیں بچالیا ہے اور ایسی قربانی کی موجودگی میں ہمیں مزید کسی قربانی کی ضرورت نہیں۔ پروردگار کی طرف سے یہ یقین دیا گیا ہے کہ جس طرح سیدنا عیسیٰ مردوں میں سے جی اٹھے اسی طرح ہم بھی جو اپنے لئے اس قربانی کو قبول کرتے ہیں مردوں میں سے جی اٹھینگے۔ وہ زندہ ہیں اور گناہ پر فتح حاصل کرنے کے لئے میرے مددگار ہیں۔ روحانی طور پر میرے دل میں

بستے ہیں۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق آسمان پر میرے لئے جگہ تیار کررہے ہیں۔ اور مجھے اپنے نفس اور اپنے بدن کی قربانی دینے میں مدد فرماتے ہیں۔

حسین کی والدہ : ہماری اچانک ملاقات سے بڑا فائدہ ہوا۔ مجھے کافی معلومات حاصل ہوئیں۔

داؤد کی والدہ : اے لو! اب ہم اسٹیشن پر پہنچ گئے ہیں مجھے اترنا ہے۔ اور وہ ہیں داؤد کے والد جو مجھے میرے والد کے گھر لے جائیں گے۔ میرا سفر ختم ہوچکا ہے۔ اور اسی طرح بہن! جب ہماری زندگی کا سفر ختم ہوگا تو حضرت عیسیٰ مجھے میرے آسمانی گھر لے جائیں گے۔ کیا آپ ان پر ایمان لاکر ان سے اپنے لئے بھی گھر تیار کرنے کو نہیں کہیں گی؟"

خدا حافظ۔